۲۲۔قال رسول اللہ ﷺ: تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ اَلْمَوْتُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موت مومن کا تحفہ ہے

(المستدرک للحاکم، رقم الحدیث 7900)

۱۔ اللہ کے جن بندوں کو ایمان و یقین کی دولت نصیب ہے وہ موت کے بعد کے اللہ تعالیٰ کے انعامات اور قرب خصوصی اور لذت دیدار پر نظر رکھتے ہوئے عقلی طور پر موت کے مشتاق ہوتے ہیں

۲۔ صاحب ایمان و یقین کے لیے اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اس کا قرب اور لذت و دیدار بالکل یقینی ہے، اسی لحاظ سے اصحاب ایمان و یقین کے لئے موت محبوب ترین تحفہ ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحیح ایمانی تعلق رکھنے والے بندوں کا معاملہ ہے۔ موت کے بعد اللہ تعالیٰ کی جن الطاف و عنایات اور جس طرح قرب خصوصی کی ان کو توقع ہوتی ہے اسی کی وجہ سے ان کو موت کا اشتیاق اور ارمان ہوتا ہے۔

۴۔ جنت کی جو نعمتیں ہیں جس کو کوئی بھی انسان و جن نہ اس کو محسوس کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کو دیکھ سکتا ہے۔ ان سب کو پانے کے لئے موت سے گزرنا ضروری ہے۔ اس لئے موت ہی کی وجہ سے ہم آخرت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار جو جنت کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے، مومن اس وجہ سے موت کو ایک بہترین تحفہ سمجھتا ہے۔

۶۔ مرنے کے بعد مومن آدمی دنیا کے مصائب و آلام سے نجات پاتا ہے اور آخرت کی ابدی نعمتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اس لئے موت کو مومن کے لئے تحفہ کہا گیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ دنیا کی محبت اور موت کی سختی کی وجہ سے موت سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ انسان کو یہ سوچنا چاہیے کہ موت کے بعد ہم اپنے آقا نامدار رسول اللہ ﷺ کے ملاقات کا شرف حاصل کریں گے، اپنی امہات المؤمنین، اہلِ بیت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہما اجمعین اور اپنے اکابرین کے ملاقات۔۔۔ سبحان اللہ کیا

کیا نعمتیں ہیں موت کے بعد۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب کو ایمان کے ساتھ موت نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنے فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ یہ ساری خوبصورت ملاقاتیں اور یہ نعمتیں اس وقت ہمیں مل سکتی ہیں جب ہم اپنی اس زندگی کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں گزاریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا رسول اللہ ﷺ کی پیروی اور آپ ﷺ کی سچی ایمانی محبت میں ہے۔ الحمد اللہ اب تک ۲۱ احادیث مبارکہ پر کام ہو چکا ہے۔ اگر ہم ان ساری احادیث مبارکہ کا نچوڑ دیکھیں بلکہ پہلی حدیث مبارکہ پر ہی نظر دھرائیں تو ان میں پوری زندگی گزارنے کے بہترین اور رہنما اصول ہیں۔ انسان کے ساتھ شیطان اور نفس ہر وقت لگا ہوتا ہے۔ ذکر اللہ کی بدولت انسان شیطان کی مکر سے بچ جاتا ہے اور نفس کو قابو کرنے کے لئے مجاہدے اور تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی مجاہدے اور تربیت انسان کی تربیت ثانی بن جاتی ہے اور آہستہ آہستہ انسان نفس

مطمئنہ حاصل کرلیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین